علمائے دیوبند کی خصوصیات وامتیازات

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

یکم اور دو مئی ۲۰۰۴ء کو باغ آزاد کشمیر میں جمعیت علمائے اسلام کی طرف سے خدمات علمائے دیوبند کے عنوان سے ایک کانفرنس منعقد کی گئی جس میں حضرت صدر وفاق المدارس مدظلہم بعض اعذار کی وجہ سے شریک نہیں ہوسکے، حضرت نے اس کے لیے جو پیغام ارسال فرمایا وہ مولانا قاضی محمود الحسن صاحب رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس نے کانفرنس میں پڑھ کر سنایا۔ ذیل میں وہ پیغام قارئین وفاق المدارس کے لیے شائع کیا جارہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

میں سب سے پہلے ان علماء، منتظمین اور ذمہ داروں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے علمائے دیوبند کی دینی خدمات کو اجاگر کرنے اور عام مسلمانوں کو ان سے آگاہ کرنے کے لیے یہ عظیم الشان کانفرنس منعقد کی، کشمیر سے تعلق رکھنے والے نامور علماء کی اکثریت نے مادر علمی دارالعلوم دیوبند سے فیض حاصل کیا، ان میں ایک بڑی تعداد ان فضلاء کی ہے جنہوں نے اپنے علاقے کشمیر ہی میں آکر بڑی وقیع دینی خدمات انجام دیں، یہاں دینی مدارس قائم کیے، قرآنی مکاتب کا جال بچھایا، عام مسلمانوں کو ان کے دین سے تعلق مضبوط رکھنے کے لیے منبر ومحراب سے صدا بلند کی، باطل فتنوں کا تعاقب کیا، اور سرکاری سطح پر نفاذ اسلام کے لیے کامیاب کوششیں کیں، یہ دارالعلوم دیوبند کے بزرگوں اور بانیوں کے خلوص وللہیت کا اثر ونتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں سے نکلنے والوں کو دین اسلام کی وقیع خدمات کی توفیق بخشی اور دنیا کے مختلف خطوں میں ان کا فیض پھیلایا۔ اس لیے ان بزرگوں اور اکابر کی خدمات کو بیان کرنے اور دین کے لیے ان کی مساعی اور جدوجہد کو واضح کرنے کے لیے اس طرح کے اجتماعات بہت مفید رہتے ہیں، اول تو اکابر علماء کا تذکرہ ویسے بھی بابرکت ہوتا ہے، دوسرے اس سے سننے والوں میں دین کا جذبہ اور اسلامی شعور تازہ ہوجاتا ہے

اکابر علمائے دیوبند کی چند خصوصیات وامتیازات یہ ہیں......

ان کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ انھوں نے دین کا وہ راستہ اختیار کیا جو "ما أنا عليه وأصحابي" کا مصداق ہے، وہ حقیقی معنی میں اہل السنت والجماعت ہیں، قرآن وحدیث اور اسلامی تعلیمات کی تشریح کے سلسلے

میں انھوں نے اسی صراط مستقیم کو اپنایا جس کی ٹھیک ٹھیک رہنمائی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اور جس پر حضرات صحابہ، تابعین اور اسلاف امت چلتے رہے، دین میں انھوں نے خرافات کو جگہ نہیں دی، بلکہ ہر دینی معاملے میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور حضرات صحابہ کے طریقے پر کار بند رہے۔

ان کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے دین کا جو بھی کام کیا، وہ اخلاص وللّٰہیت کی بنیاد پر کیا، اپنی ذات کی شہرت، یا دنیاوی غرض کے حصول کے لیے انہوں نے دین کا لیبل استعمال نہیں کیا اور اسی وجہ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کے کام کو دوام واستحکام بخشا، اخلاص کے بغیر دین کا جو کام ہوتا ہے، اسے پائیداری نہیں ملتی۔

ان کی تیسری خصوصیت اعتدال ہے، دینی امور، سیاسی معاملات، ذاتی تعلقات، اختلاف واتفاق میں وہ ہمیشہ افراط تفریط سے بچتے رہے ہیں، انہوں نے نہ دینی امور میں بے جا تشدد کا راستہ اختیار کیا اور نہ ہی جواز وعدم جواز کے سلسلے میں ایسی چشم پوشی اور تفریط سے کام لیا جس کی شرعاً گنجائش نہ ہو، کچھ غالی اور متشددین نے ان پر مشرک ہونے کا الزام لگایا اور تفریط میں مبتلا بعض لوگوں نے ان پر ''وہابی'' ہونے کی پھبتی کسی، لیکن علمائے دیوبند افراط وتفریط سے ہٹ کر ہمیشہ جادہ اعتدال ہی پر رہے، کئی مواقع پر علمائے دیوبند میں سیاسی معاملات ونظریات میں اختلاف بھی رہا، لیکن وہ اختلاف ہمیشہ حدود کے اندر رہا، ایک دوسرے کے مقام ومرتبہ کا خیال اور باہمی احترام پر اس سے کوئی حرف نہیں آیا، سیاسی اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے کو زیر کرنے، ایک دوسرے کی تحقیر کرنے اور طعن وتشنیع کرنے میں وہ کبھی مبتلا نہیں ہوئے، حکیم الامت حضرت تھانویؒ اور شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کے درمیان سیاسی اختلاف تھا، لیکن ان کے باہمی احترام ومحبت کے واقعات سب کو معلوم ہیں۔

ان کی چوتھی خصوصیت تعلق مع اللہ ہے، انھوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ اپنے معاملات کو درست رکھنے اور اللہ کے ساتھ خاص تعلق پیدا اور برقرار رکھنے میں کوتاہی نہیں برتی، بہت سے دینی اور دنیوی امور میں الجھ کر انسان اپنی اصلاح اور تزکیہ سے غافل ہو جاتا ہے، علمائے دیوبند کی یہ خصوصیت رہی کہ وہ تعلق مع اللہ پیدا کرنے کی فکر اور اپنی اصلاح وتزکیہ اور محاسبہ نفس سے کبھی غافل نہیں ہوئے۔

ان کی پانچوں خصوصیت یہ ہے کہ اکابر علمائے دیوبند نے مدارس اور مساجد سے اپنا ناطہ نہیں توڑا، وقتی طور پر دین کے مختلف شعبوں کے لیے وہ سرگرم رہے ہیں، مختلف قومی اور ملی تحریکوں اور ملکی سیاست میں بھی سرگرم حصہ لیا، لیکن مدرسہ، مسجد سے ان کا رابطہ کبھی منقطع نہیں ہوا، حضرت شیخ الہند، شیخ الاسلام حضرت مدنی، مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ، حضرت مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک، محدث العصر حضرت بنوری، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب...... ان سب اکابر علمانے مختلف تحریکوں اور قومی اور ملکی سیاست میں بقدر ضرورت بھرپور حصہ لیا اور کئی تحریکوں میں قیادت وسیادت کی زمام بھی ان ہی کے ہاتھوں میں رہی، لیکن دوسری طرف مسجد کے منبر ومحراب اور مدرسہ کے مسند درس

وتدریس کو آخر وقت تک انہوں نے خیر باد نہیں کہا، بار ہا ایسا ہوا کہ شیخ الاسلام حضرت مدنی نے رات کو کسی سیاسی جلسے کی صدارت فرمائی اور وہاں سے آتے ہی دار العلوم میں بخاری شریف کے سبق کا اعلان ہوا اور بخاری شریف کا درس دینے میں مصروف ہو گئے...... مدرسہ کی چٹائیوں اور مسجد کے منبر ومحراب ہی کا یہ اثر تھا کہ زرنگار ایوانوں کی ہیبت اور رعب ان کے دل پر طاری نہیں ہوا اور اپنی اصل منزل اور ہدف ان کی نظروں سے اوجھل نہیں ہوا۔

ان خصوصیات ہی کی تاثیر تھی کہ کسی تحریک میں ایک دو عالم بھی ہوتے تو سب کی نظریں ان پر ٹھہرتیں، پاکستان کی اسمبلی میں ایک زمانے میں حضرت مولانا عبدالحق، حضرت مفتی محمود اور حضرت غلام غوث ہزاروی یہ تین عالم ہوا کرتے تھے اور ان کے مقابلے میں بڑے پائے کے سیاست دان اور حکمران تھے لیکن کسی کا چراغ ان کے سامنے نہیں جلتا تھا، پوری اسمبلی پر ان کا رعب چھایا رہتا اور ان کا قائدانہ وزن محسوس کیا جاتا، اب انحطاط زمانہ کی وجہ سے چونکہ ان خصوصیات میں کمی آگئی ہے اس لیے اشخاص وعلماء کا وہ وزن بھی نہیں رہا، ضرورت اس بات کی ہے کہ اکابر علمائے دیوبند کے یہ اوصاف وخصوصیات اپنے اندر کامل طریقے سے پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بار آور بنائے، اس میں شریک ہونے والوں اور اس کے منتظمین کو اس اجتماع کی برکات سے مالا مال فرمائے اور علمائے دیوبند کے صحیح مسلک ومزاج کو سمجھنے اور اس پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

اعلان

وفاق المدارس کے امتحانات میں تمام درجات کے داخلے بشمول حفظ، یکم ربیع الاول سے تا ۱۵ ربیع الثانی سنگل فیس کے ساتھ ہوں گے جبکہ ۱۶ سے تا ۳۰ ربیع الثانی ڈبل فیس کے ساتھ داخلے ہوں گے، ۳۰ ربیع الثانی کے بعد بھیجے گئے داخلہ فارم قابل قبول نہیں ہوں گے۔